© rasailojaraid.com

کتاب نما

عہدِ نبویؐ میں ریاست کا نشو و ارتقا، ڈاکٹر نثار احمد۔ ناشر: نشریات، ۴۰- اُردو بازار، لاہور۔
صفحات: ۵۰۴۔ قیمت: درج نہیں۔

زیرِنظر کتاب ڈاکٹر نثار احمد صاحب کے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے پر مبنی ہے۔ ۵۰۰ سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی اس کتاب میں جس بنیادی موضوع کا جائزہ لیا گیا ہے وہ عالمِ اسلام کے لیے ہی نہیں بلکہ جدید مغربی مفکرین اور ان کے زیرِاثر تربیت پانے والے مسلم دانش وروں کی توجہ کا بھی مرکز رہا ہے۔ پاکستان کے قیام اور مستقبل کے حوالے سے بھی یہ موضوع غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ بعض حضرات اسلام کے سرسری مطالعے کی بنیاد پر اور اسلام کو دیگر مذہب کی طرح ایک مذہب تصور کرتے ہوئے اس راے کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثالی معاشرہ تو قائم کیا لیکن نہ قرآن میں اور نہ سنت میں 'اسلامی ریاست' کی کوئی واضح شکل ملتی ہے اور نہ کوئی دلیل۔ اس لیے اسلام مذہبی تعلیمات و عبادات کا ایک مجموعہ ہے اور اس کا کوئی تعلق سیاست کے ساتھ نہیں ہے بلکہ بعض دانش ور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اسلام کو سیاست اور ریاست کے معاملات میں شامل کیا گیا تو مذہبی جنونیت، شدت پسندی کو تقویت ملے گی اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے حقوق کی پامالی عمل میں آجائے گی۔

یہ کتاب ایک تحقیقی مقالے کی حیثیت سے ان تمام بے بنیاد تصورات کی نظری، عقلی اور تاریخی شواہد کے ذریعے سنجیدہ اور غیر جذباتی تردید ہے۔ کتاب کے مبنی بر تحقیق ہونے کے حوالے سے برعظیم پاک و ہند کے نام ور مؤرخ و مفکر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے تحریر کردہ پیش لفظ میں جو راے دی گئی ہے وہ ایک اعلیٰ علمی شہادت کی حیثیت رکھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی ناسمجھ ہی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کریم اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجا کہ مذاہب عالم میں ایک مذہب کا اضافہ ہو جائے اور جس طرح یہودی، عیسائی، بدھ، زرتشت یا ہندو اپنے مذہبی رسوم و عبادات پر عمل کرتے تھے، ایک اور قوم ایسی پیدا ہو جائے جو مختلف انداز میں عبادات اور چند مخصوص تہوار منا لیا کرے۔ قرآن کریم اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا بنیادی مقصد دنیا سے ظلم و طغیان کو مٹا کر عدل اور علم و ہدایت پر مبنی نظامِ حیات کا قیام تھا۔ اس بنا پر مکی دور ہو یا مدنی، دونوں ادوار میں اصل تعلیم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کا قیام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ذریعے قرآن کی معاشی، سیاسی، ثقافتی اور معاشرتی تعلیمات کا عملاً مظاہرہ تھا، تاکہ قیامت تک کے لیے انسانیت کے سامنے تعلیمات، احکام وہدایاتِ قرآنی کے نفاذ کا طریقہ اور تاریخی شواہد کے ذریعے انسانیت کے معاشرتی، سیاسی و معاشی مسائل کا واضح، متعین اور عملی شکل میں آجائے۔ گویا مدینے کی اسلامی ریاست قرآن کریم کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی تعلیمات کی تفسیر وتشریح کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس ریاست کا نشوو ارتقا کتاب کا موضوع ہے۔ مصنف نے قرآن وحدیث، معروف تفاسیر، مشہور تاریخی مصادر اور بعد کے لکھنے والوں کی تحریرات کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے بعد حاصلِ مطالعہ کو اپنے قارئین کے سامنے انتہائی مؤثر، مدلل اور سادہ انداز میں پیش کر دیا ہے، جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کتاب کی نمایاں خصوصیات میں اس کا مستند و معتبر مصادر پر مبنی ہونا اور غیر جانب دارانہ تحقیق ہے۔

قرآن کریم، احادیث اور سیرت طیبہؐ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ریاست مدینہ منورہ میں قائم کی، وہ ایک مکمل ریاست تھی جس میں ریاست کے سیاسی، معاشی، معاشرتی، تعلیمی، فلاحی، قانونی وظائف کو آپؐ نے اپنی حیاتِ مبارکہ ہی میں واضح شکل دے دی تھی۔ ظاہر ہے اس بنیادی خاکے میں بعد کے ادوار میں معاشرتی اور معاشی ضروریات کے پیشِ نظر مزید اضافے ہونے فطری تھے لیکن بنیادی تصورات، بنیادی ادارے اور بنیادی خدوخال کے حوالے سے خود خاتم النبیینؐ نے اس کام کو اپنی حیاتِ مبارکہ میں مکمل فرما دیا اور یہی قرآن کریم کے اس ارشاد کا مفہوم ہے جس میں اسلام کے مکمل کیے جانے کا تذکرہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(المائدہ ۵:۳)

اللہ کی حاکمیت اعلیٰ پر قائم ہونے والی اس ریاست میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ فی الارض یا سربراہِ مملکت کی تھی۔ جو نظام قائم کیا گیا اس کی بنیاد شوریٰ اور مالی، عسکری، انتظامی اور عدلیہ کے اداروں کے استحکام پر تھی۔ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے اس پورے نظام کا نقشہ باب پنجم میں (ص ۳۸۵ تا ۴۸۰) اصل مصادر کی مدد سے پیش کر دیا ہے۔

مصنف نے ۲۰ویں صدی کے معروف مسلم مفکرین سے، جنھوں نے اسلام کے سیاسی نظام اور اسلامی ریاست کے موضوع پر اظہار خیال کیا ہے خصوصاً سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، محمد اسد، ڈاکٹر محمد حمیداللہ، امین احسن اصلاحیؒ اور مولانا گوہر رحمٰنؒ کی تصانیف و تحریرات سے بھی جا بجا استفادہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نثار احمد صاحب کی یہ کتاب ہر علمی کتب خانے میں رکھنے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس محققانہ مقالے کو تحریر کرنے پر بہترین اجر سے نوازے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

سیرۃ البخاری، مولانا عبدالسلام مبارک پوری، تعلیق و تخریج: ڈاکٹر عبدالعلیم، عبدالعظیم بستوی۔ ناشر: نشریات، ۴۰- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۴۵۸۹۴۱۹-۰۳۲۱۔ صفحات: ۵۰۸ [بڑی تقطیع]۔ قیمت: درج نہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری (۱۹۴ھ-۲۵۶ھ) نے کم سنی ہی میں اہلِ علم اور اساتذۂ فنِ حدیث کی نظر میں بے مثل مقام پالیا تھا وہ بہت کم افراد کو نصیب ہوتا ہے۔ عربی زبان میں امام بخاری پر سوانحی ذخیرہ بہت وسیع ہے مگر ایک صدی قبل تک اُردو میں ایسی مستند کاوش موجود نہ تھی۔ اس ضرورت کو مبارک پور (بھارت) کی زرخیز زمین کے مایہ ناز سپوت مولانا عبدالسلام مبارک پوری نے نہایت اعلیٰ معیار پر پورا کیا۔

سیرۃ البخاری کے نام سے فاضل مصنف نے نو ابواب اور خاتمے پر مشتمل کتاب کے اندر موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ امام بخاری کی ولادت و تعلیم سے لے کر روایت و تدوین حدیث اور علمِ رواۃ پر محققانہ اسلوب میں معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ امام کے ابتدائی اساتذہ میں نام ور علماے حدیث کا تذکرہ و تعارف، امام کے علمی و اخلاقی اوصاف کا بیان، آپ کے ۳۲ اساتذہ و شیوخ [جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں] کی نظر میں آپ کا مقام اور معاصرین کے نزدیک آپ

© rasailojaraid.com